

بیابہ مجلس شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا عبد القیوم حقانی

صحیحۃ بالہلخت

سلسلہ سند کی اہمیت | ۵ اراگست - دینی مدارس کے طلبہ اور دورہ حاریث کے شرکاء کو اسباق میں ہمہ تن متوجہ اور مشغول رکھنے کے عنوان سے گفتگو ہو رہی تھی کہ ارشاد فرمایا:-
آج بد نصیبی ہے کہ بعض طلبہ کہتے ہیں کہ چلئے! اس تہذیب کرام فداں مقام پر تحقیق نہیں کریں گے بحث نہیں ہوگی ویسے عبارت پڑھی جائے گی غرض سرور الحدیث ہوگا تو کمروں میں آرام کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے جو حدیث درس میں استاد سے نہیں سنی تو اس حدیث کی سند متصل نہیں ہوئی اور سلسلہ سند گویا کٹ گیا یہ بہت بڑی بے برکتی اور غلط خیال ہے جو بعض نادان اختیار کر لیتے ہیں۔

مرکز بیت کعبہ | درس ترمذی کے بعض افادات کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

عربی کا مشہور مقولہ ہے شرافۃ المکان بالملکین دنیا میں امکانہ تو کثیر ہیں مگر مکہ المکرمہ سب سے زیادہ شریف ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں بیت اللہ ہے جو خداوند عالم کے انوار و تجلیات کی فرود گاہ اور مہبط ہے اللہ کی ذات زمان و مکان کی قیود سے منزہ ہے لیکن بیت اللہ پر اس کی تجلیات کا نزول ایک مثال سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ جب آئینہ کو سوچ کے سامنے رکھا جائے تو آئینہ اس کی شعاعوں کا عکس لیتا ہے اور دوسری جگہ پر روشنی منتقل کرتا ہے۔ اللہ رب العزت کی تجلیات بھی بیت اللہ پر ایسے ہی متوجہ رہتی ہیں۔ دنیا کے بہت سے امکانہ شریف ہیں اور ہر ایک کی شرافت کی اپنی اپنی وجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن مکہ المکرمہ وجہ بیت اللہ کے اور بیت اللہ وجہ تجلیات ربانی کے شریف ہے۔ روئے زمین پر سب سے پہلے خانہ کعبہ بنایا گیا۔ اول بیت وضع للناس اور ایک حدیث کا مضمون ہے کہ جب تک بیت اللہ قائم ہے دنیا بھی قائم رہے گی۔ قیامت سے قبل خانہ کعبہ کو گرا دیا جائے گا۔ توقیامت بھی واقع ہو جائے گی۔ اور سارا عالم فنا ہو جائے گا۔ گو یا کعبۃ اللہ کا وجود بقائے عالم کا ذریعہ ہے اور اس کا گرنافنا عالم کی نشانی ہے۔ جب اللہ پاک نے دنیا کے ویرانے کو آباد کرنا چاہا تو کعبۃ اللہ کی صورت میں اپنا شاہی خیمہ بھی گاڑ دیا۔ جب تک شاہی خیمہ موجود رہتا ہے۔ فوج بھی سکونت پذیر رہتی ہے۔ جب شاہی خیمہ

اٹھا دیا جاتا ہے تو فوج منتشر ہو جاتی ہے۔ توحید اللہ رب العزت اس عالم کو فنا کرنے کا ارادہ فرمائیں گے تو اول اپنی تجلیات کا خیمہ (سبت اللہ) کو اٹھا دیں گے تو سارا عالم فنا ہو جائے گا۔
 کیا حضرت ابو ہریرہؓ غیر فقیہ تھے | حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی کے بعض مسودات احقر سے سنے حضرت ابو ہریرہؓ کا تذکرہ ہوا تو ارشاد فرمایا۔

صحابہ منار نے حضرت ابو ہریرہؓ کو حدیث مصراۃ کی بحث میں غیر فقیہ قرار دے کر یہ کہا ہے کہ غیر فقیہ کی روایت کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح حاصل ہے۔ اصل میں یہ غلطی بزدوی نے کی تھی۔ بعض اوقات بڑے آدمی کی غلطی بھی بڑی ہوتی ہے اور پھر بزدوی سے اصول فقہ کی کتب میں اس کی نقل در نقل ہوتی رہی۔

اصلاً مسئلہ یہ ہے کہ جس روایت کا راوی غیر فقیہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح حاصل ہے۔ یہ اصول اپنی جگہ صحیح ہے جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں لیکن مسئلہ کی وضاحت میں جو مثال پیش کی گئی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ غیر فقیہ ہیں یہ مثال درست نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں غیر فقیہ ہونے کا نظریہ نہ تو امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے اور نہ ہی ان کے تلامذہ میں سے کسی کا یہ نظریہ ہے اور نہ ہی ائمہ اربعہ سے یہ منقول ہے۔ یہ بزدوی کی اپنی مثال ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ بہت بڑے حافظ الحدیث اور عظیم فقیہ تھے۔ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ان کے مرویات اور فتاویٰ پر صحابہ کرامؓ عمل کرتے تھے۔ باقی رہا حدیث مصراۃ پر حنفیہ کا ترک عمل تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ غیر فقیہ ہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی نص قطعی فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ مثل ما اعتدی علیکم سے معارض ہے اس لئے قابل عمل نہیں۔

۱۲ اگست۔ حسب معمول عصر کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی دارالعلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور افغان مجاہدین کا ہجوم تھا۔ نماز مغرب کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وضو کرنے کا اتفاقاً ظاہر فرمایا۔ وضو سے فارغ ہوئے تو مولانا شوکت علی نے عرض کیا۔ حضرت! گھر میں کام کا ج، خیر و برکت و سعادت اور اصلاح احوال کے لئے کوئی ایسا وظیفہ مرحمت فرمائیے کہ گھر کی عورتیں بھی چلتے پھرتے آسانی سے اپنا معمول بنا سکیں۔

تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

قل ان الفضل بید اللہ یتبد من یشاء واللہ واسع علیم۔ یختص برحمۃ من یشاء
 واللہ ذو الفضل العظیم۔

یہ نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا جائے علاوہ انہیں جو آپ نے اہلیہ کے لئے کام کا ج میں اللہ کی مدد اور برکت کے لئے پڑھ لیا ہے تو ایسا ہی سوال ایک مرتبہ حضرت فاطمہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ ہوا یوں تھا

کہ حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لونڈیاں آگئی ہیں تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ گھر کا سارا کام کاج میرے سر ہے۔ بھٹاڑو دیتی ہوں صفائی کا کام کرتی ہوں اور گھر بڑے امور اٹھانے زیادہ ہیں کہ تھک جاتی ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس لونڈیاں آئی ہیں کیا ہی بہتر ہوتا کہ ایک لونڈی مجھے مرحمت فرما دینے تو وہ میرے ساتھ گھر کے کام میں ہاتھ بٹاتی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ تو لونڈی چاہتی ہیں مگر اس سے بھی بہتر اور نافع چیز آپ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ

شام کو سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر سو جایا کریں تمام دن کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ کام میں برکت رہے گی۔ خدا کی مدد و شامل حال ہوگی۔ حضرت فاطمہ اس عطیہ سے بڑی خوش ہوئیں اور فرمایا مجھے لونڈی سے یہ عمل ہزار درجے بہتر اور پسندیدہ ہے۔ یہی وہ تسبیحات فاطمی ہیں جن کو مسلمان ہر نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔ اور خود میں نے بھی اپنی زندگی میں ان کو معمول بنایا۔ ایک زمانہ تھا جب مجھے دارالعلوم کے اہتمام اور انتظام کے ساتھ ساتھ پچیس پچیس کتابیں بھی پڑھانا پڑتی تھیں۔ دیوبند کے زمانہ تدریس سے قبل ہی فاضل، صدر، شمس، بارغہ، امور عامہ، مشکوٰۃ اور جلالین وغیرہ کتابیں مگر خدا کے فضل سے تسبیحات فاطمی معمول بنالیا تھا۔ تو تعب اور محنت و مشقت کی تھکان ختم ہو جاتی۔ طبیعت میں نشاط اور سرور رہتا اور خدا کے فضل سے ہر کام کے لئے ایسا معلوم ہوتا گویا ابھی تازہ دم ہو کر اس کے لئے اٹھا ہوں۔

حاضرین سے فرمایا کہ آپ سب اس عمل کو اختیار کریں یہ پیغمبری نسخہ ہے آسان ہے مگر قدر و قیمت اور برکت و سعادت کے لحاظ سے بہت قیمتی اور وزنی ہے۔ باری تعالیٰ سب کے لئے آسان فرما دے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

سنت کا تحفظ مسلمانوں

کی غیرت کا مسئلہ ہے

اپنے محسن اور مقتدار کے طور طریقوں کو اپنانا صرف شرعی مسئلہ نہیں ہے

بلکہ غیرت کا تقاضہ بھی ہے۔ چین کا وزیر اعظم یہاں آیا۔ راستہ میں کہیں چین کا ایک کاغذی جھنڈا پڑا تھا۔ اٹھایا، چوما اور سکرٹری کو دے دیا۔ کہ اسے سنبھالو۔ وہ اپنے ملک کا جھنڈا زمین پر پڑا بدواشت نہ کر سکا۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب دڑھی میں کیا رکھا ہے۔ مگر اسے تو کسی نے نہیں کہا کہ یہ تنگ نظری ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

« لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین »

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اسے اپنے باپ بیٹے اور ساری مخلوق

سے زیادہ محبوب نہ ہوں“

الفقر فخری | ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اتباع سنت اور حضور کی تعلیم کی

کی برکت تھی۔ کہ حضرت عمرؓ اور دوسرے بعض عمال عمر بھر حکومت کے دوران بھی جو کی روٹی کھاتے رہے۔ کہ جب تک یقین نہ ہو جائے کہ رعایا کے ہر فرد کو گہیوں کی روٹی ملی ہے۔ جو کی روٹی ہی کھائیں گے۔ یہ عمرؓ روق ہیں کہ آج بھی تقریباً ۵۰ ہزار مربع میل زمین ان کی برکت سے مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ اور یہ اس لئے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حال رہا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی وصال کی ساعت کے وقت گھر میں روشنی کے لئے تیل کسی پڑوس سے مانگا گیا۔ گہیوں کا آٹا کسی سے مستعار لیا گیا۔ کہ حضورؐ شاید اس دن ایک نوالہ کھا سکیں۔ زرہ مبارک وصال کے وقت ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع جو کے بدلے گروی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو الفقر فخری کا سبق پڑھایا۔

قول و عمل میں تضاد | اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا۔

میرے خیال میں اگر یہ دیکھ لیں تو ہمارے قول اور عمل میں بہت بڑا تضاد اور منافات نظر آجائے گی کچھ بھی نہیں ہے گا۔ بہت کم مسلمان رہ جائیں گے۔ گویا اسلام کتابوں میں ہے اور مسلمان قبروں میں ہیں۔ کہ جو مر گئے۔ اسلام اور ایمان میں بہت فرق ہے۔ یا پھر قرآن مجید ہے جو طاقتوں میں گردوغبار سے اٹا پڑا رہتا ہے اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو مسلمان تھے وہ گزر گئے شہید ہو گئے ہمارے آباؤ اجداد۔

عرض یہ کرنا تھا کہ دعویٰ کے لحاظ سے ہم ۸۰ کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اپنی برائیوں پر نظر کرتے ہیں۔ مجالس میں دین کے ساتھ اسلام کے ساتھ ہنسنے رہتے ہیں۔ دین کی بات کرنے والوں سے نفرت ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مولوی لوگ اولڈ فیشن والے یہ دقبانوسی لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہ کیا جنگلی ہیں کہ چودہ سو سال پرانی باتیں کرتے ہیں۔ اسلام کی باتوں کو جنگلیوں کی باتیں کہیں تو کہتے کہ ایمان اور اسلام کا کیا رہ جاتا ہے۔ پھر یہ کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور عاشق کہلاتے ہیں۔

ایک صحابی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو آپ سے محبت ہے۔ آج بھی لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو عاشق رسول ہیں۔ الگ الگ ٹولیاں، جماعتیں، پارٹیاں، عشاق کی بنی ہوئی ہیں۔ ایک ایک محلہ اور گلی میں — مگر دین کا ایک بھی نشان نظر نہیں آتا۔ مگر ہیں غلامانِ مصطفیٰؐ۔

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ سوچ کر کہہ رہے یا ویسے ہی دعویٰ کرتے ہو۔ تو جیسا کہ پانی نشیب کی طرف تیزی سے بہتا ہے اسی طرح میرے عشاق کی طرف فقر و فاقہ بھاگتا ہے۔ تو وہ دنیا و مافیہا اپنے لئے نہیں بلکہ خلق خدا کی بہبود کے لئے سمجھتا ہے۔ وہ پھر سرمایہ دار نہیں بنتا۔ وہ زکوٰۃ، صدقات، فک رقبہ اور دوسری مشکلوں میں خرچ کرتا ہے جو میرا عاشق ہے وہ خود زندگیاں کر دوسروں کو ڈھانپنے گا۔ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتے گا۔ اپنے نفس کی خواہشات کی قربانی دے گا۔